روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 25 جولائی 2013ء 15 رمضان 1434 ہجری 25 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 169

ایک نفلی روزہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے ایک نفلی روزہ اللہ کے ثواب کی خواہش میں رکھا اس کے لئے مغفرت واجب ہوگئی۔

(بحار الانوار جلد96 صفحہ 247 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی لبنان۔ طبع ثالث 1983ء)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایک اور سوال پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے روزہ کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ ''مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا'' ادھر ''الفضل'' میں میرا یہ اعلان شائع کیا گیا ہے کہ ''احمدی احباب جو سالانہ جلسہ پر آئیں، وہ یہاں آکر روزے رکھ سکتے ہیں۔ مگر جو نہ رکھیں اور بعد میں رکھیں، ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں'' اس کے متعلق اول تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا کوئی فتویٰ الفضل میں شائع نہیں ہوا۔ ہاں ایک فتویٰ حضرت مسیح موعود کا میری روایت سے چھپا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ زمانۂ خلافت کے پہلے ایام میں سفر میں روزہ رکھنے سے میں منع کیا کرتا تھا کیونکہ میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا کہ آپ مسافر کو روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مرزا ایوب بیگ صاحب رمضان میں آئے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن عصر کے وقت جب کہ وہ آئے، حضرت مسیح موعود نے یہ کہہ کر روزہ کھلوا دیا کہ سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ اس پر اتنی لمبی بحث اور گفتگو ہوئی کہ حضرت خلیفہ اول نے سمجھا کہ شاید کسی کو ٹھوکر لگ جائے اس لئے آپ ابن عربی کا ایک حوالہ دوسرے دن تلاش کر کے لائے کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔

اس واقعہ کا مجھ پر یہ اثر تھا کہ میں سفر میں روزہ رکھنے سے روکتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک رمضان میں مولوی عبداللہ سنوری صاحب یہاں رمضان گزارنے کے لئے آئے تو انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ باہر سے یہاں آنے والوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں۔ مگر میری روایت ہے کہ یہاں ایک صاحب آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ٹھہرنا ہے اس دوران میں میں روزے رکھوں یا نہ رکھوں؟ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ہاں آپ روزے رکھ سکتے ہیں کیونکہ قادیان احمدیوں کے لئے وطن ثانی ہے۔ گو مولوی عبداللہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے بڑے مقرب تھے مگر میں نے صرف ان کی روایت کو قبول نہ کیا اور اور لوگوں کی اس بارے میں شہادت لی تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود قادیان کی رہائش کے ایام میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے۔ البتہ آنے اور جانے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے اس وجہ سے مجھے پہلا خیال بدلنا پڑا۔ پھر جب اس دفعہ رمضان میں سالانہ جلسہ آنے والا تھا اور سوال اٹھا کہ آنے والوں کو روزہ رکھنا چاہئے یا نہیں تو ایک صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب جلسہ رمضان میں آیا تو ہم نے خود مہمانوں کو سحری کھلائی تھی ان حالات میں جب میں نے یہاں جلسہ پر آنے والوں کو روزہ رکھنے کی اجازت دی تو یہ بھی حضرت مسیح موعود کا ہی فتویٰ ہے۔ پہلے علماء تو سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز قرار دیتے رہے ہیں اور آج کل کے سفر کو تو غیر احمدی مولوی سفر ہی نہیں قرار دیتے لیکن حضرت مسیح موعود نے سفر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ پھر آپ نے ہی یہ بھی فرمایا کہ یہاں قادیان میں آکر روزہ رکھنا جائز ہے۔ اب یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم آپ کا ایک فتویٰ تو لے لیں اور دوسرا چھوڑ دیں۔ اس طرح تو وہی بات بن جاتی ہے جو کسی پٹھان کے متعلق مشہور ہے۔ پٹھان فقہ کے بہت پابند ہوتے ہیں۔ ایک پٹھان طالب علم تھا جس نے فقہ میں پڑھا تھا کہ نماز حرکت کبیرہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جب اس نے حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پڑھا کہ آپ نے ایک دفعہ حرکت کی تو کہنے لگا اوہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز ٹوٹ گیا۔ کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ غرض جس نے یہ فتویٰ دیا کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے، اسی نے یہ بھی فرمایا کہ قادیان احمدیوں کا وطن ثانی ہے، یہاں روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس لئے یہاں روزہ رکھنا آپ ہی کے فتویٰ کے مطابق ہوا گو اس کی اور بھی وجوہات ہیں مگر انہیں بیان کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود کا فتویٰ بیان کر دیا ہے۔

(اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد13 ص 322)

اعزاز

مکرم شیخ مسعود احمد خالد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم رضوان محمد خالد صاحب امریکہ نے قانون کی اعلیٰ ڈگری Juris Doctorate 2012 حاصل کرنے کا اعزاز پایا ہے۔ امریکہ کی دو ریاستوں فلاڈلفیا اور نیوجرسی کی سپریم کورٹس میں اپنے لاء آفس کھول کر اٹارنی ایٹ لاء (Attorney At Law) کے طور پر باقاعدہ لاء پریکٹس کا آغاز کر دیا ہے۔ موصوف حضرت شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے پوتے اور حضرت مولوی خان صاحب فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے نیز دین کا خادم بنائے۔ آمین

ضرورت لیڈی ٹیچرز

نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز (انگلش میڈیم) میں انگلش، سائنس، فزکس، کیمسٹری اور مطالعہ پاکستان کی لیڈی ٹیچرز کی اور اسسٹنٹ لائبریرین کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم B.A انگلش لٹریچر اور B.Sc جبکہ فزکس، کیمسٹری اور مطالعہ پاکستان کی ٹیچرز کیلئے تعلیمی قابلیت کم از کم ماسٹرز ہونا ضروری ہے۔ اسسٹنٹ لائبریرین کیلئے ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ جلد از جلد ادارہ ہذا میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

3

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

ابن کریم

روزمرہ استعمال ہونے والے بعض الفاظ اور محاوروں کی تصحیح

اردو، عربی، فارسی اور پنجابی کے بعض الفاظ کو اگر ابتداء میں صحیح نہ بولا جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ غلط العوام بھی صحیح ہی لگنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً بعض علاقوں کے نام غلط رواج پا گئے ہیں۔ ہمارے ہاں قریب ہی ایک علاقہ ہے اصل نام چوک مدعلی ہے مگر وہاں جائیں تو ان پڑھ دیہاتی طبقہ تو کہتا ہی ہے مگر اکثر و بیشتر پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ بھی چوک مدعلی کی بجائے چوک مدلہ ہی کہتے ہیں اور پھر گجرات میں ایک قصبہ کو سبھی لوگ ڈنگہ کہتے ہیں لیکن تاریخی لحاظ سے اگر معمولی سی بھی چھان پھٹک کریں تو بآسانی ہم سمجھ سکتے ہیں کہ دین گاہ کو بگاڑ کر ڈنگہ کہا جانے لگا ہے۔ اصل نام کتنے بامعنی اور خوبصورت ہیں اور ہم نے ان کو بگاڑ کر بے معنی اور مبہم بنا دیا ہے۔ الفاظ و تراکیب کو ہم ان کے صحیح معانی اور قالبوں میں ہی ادا کریں گے تو وہ جچیں گے بھی اور ہمارے معاشرہ میں انہی خطوط پر تصحیح کا یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے گا۔

میں یہ کوئی عالمانہ بحث نہیں چھیڑ رہا صرف اپنے محدود علم کے مطابق روزمرہ کے بعض فقرات اور محاوروں کی تصحیح جو اساتذہ کرام کی مرہون منت ہے وہ پیش کرنا چاہتا ہوں وگرنہ جس مادرِ علمی میں پڑھا ہوا ہوں وہاں داخل ہوتے ہی یہ نہایت خوبصورت بات ذہن نشین کروا دی گئی تھی کہ قبولیت اللہ کے فضل سے ہوتی ہے ظاہری الفاظ اور ادائیگیوں کو جہاں تک ممکن ہو ٹھیک ادا کرنا یہ ہمارا فرض ہے مگر نکتہ چینیاں کرنا اور ایسی چیزوں کو بحث و تمحیص کی آماجگاہ بنا دینا یہ ہمارا شیوہ نہیں ہے کیونکہ رسول خدا ﷺ کی مجلس کی ایک تصحیح اس طرح بیان کی جاتی رہی ہے اور کی جاتی ہے کہ حضرت بلالؓ چونکہ غیر عرب تھے اور حبشہ سے آئے ہوئے تھے۔ آپ اشھد کا صحیح تلفظ ادا نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ اسھد یعنی ش کی بجائے س سے ادا کرتے تھے بعض عرب لڑکے ہنستے تھے کہ دیکھو اسے اشھدُ نہیں آتا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بلال کے اسھدُ پہ نہ ہنسا کرو اس کا اسھد تمہارے اشھدُ پہ بھاری ہے اور یہ دربارِ خداوندی میں مقبول ہے۔ اس لیے اس عظیم نصیحت کو حرزِ جان بناتے اور سمجھتے ہوئے بعض باتیں ہیں جن کو عاجزی سے بیان کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

ایک بہت ہی معتبر اور متبرک نام عمر ہے یعنی سیدنا حضرت عُمر فاروقؓ اور ایک نام عمرو۔ یعنی اسی نام کے ساتھ واؤ لگ جاتا ہے ہمیں بہت سادہ طریق پر سمجھا دیا گیا تھا کہ ع۔م۔ر۔ آئے تو عُمر کہتے ہیں اور ۔ع۔م۔ر کے ساتھ واؤ لگا ہوا ہو تو عَمْرو بولتے ہیں جیسے کہ عمرو بن العاص۔ یا عمرو بن ہشام۔ میں نے متعدد تقاریر میں اور متعدد سٹیجوں پر اس فرق کو ملحوظ نہ رکھنے کا اظہار دیکھا ہے اس لیے یہ درج کر دیا ہے۔ غَلَطْ کو غَلْط کہنا بھی نوٹ کیا جاتا ہے اور توجہ دلائی جاتی ہے اس کا محاورہ کچھ اس طرح بنایا ہوا ہوتا تھا کہ غَلَط کو غلْط کہنا غَلَطْ ہے یعنی ل کو ساکن نہیں کرنا۔

ایک تصحیح کچھ اس طرح کروائی گئی تھی کہ ہمارے ہاں بڑے بوڑھے یا والدین اپنے بچوں کو رخصت کرتے وقت ایک دعائیہ فقرہ ادا کرتے ہیں۔ فی امانِ اللہ عموماً غلط العام فی امانُ اللہ۔ یعنی نون کو پیش سے کہہ دیا جاتا ہے کہ کیونکہ فی حرفِ جار ہے یعنی جہاں فی لگ جائے اگلے لفظ پر تو ہمیشہ زیر ہی لگے گی۔ فی امانُ اللہ کہنا غلط ہے بلکہ صحیح فقرہ کچھ یوں ہوگا فی امانِ اللہ۔ ہاں یاد آیا ہمارا پڑھا لکھا طبقہ بھی بعض دفعہ اس کا خیال اور دھیان نہیں رکھتا مِن و عَن کو مَن و عَن کہہ دیتا ہے۔

ربوہ میں محلّہ جات کے نام حضرت مصلح موعود نے خاص طور پر بڑی حکمت اور معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک محلّہ کے نام میں ہم تھوڑی سی غلطی کر کے اس کے مفہوم سے خاصا دور چلے جاتے ہیں۔ قادیان ہجرت کے بعد یہ قافلہ لاہور اترا وہاں سے الٰہی بشارت کے ماتحت دریائے چناب کے کنارے ایک بے آب و گیاہ بستی میں ٹھہرا۔ ناموں کی برکت سے یہ رحمتوں اور برکات اور علم اور نصرتوں والے محلے بنتے چلے گئے۔ باقی نام تو صحیح لیے جاتے ہیں مگر دارالیُمن کو ہم دارالیَمن کہہ دیتے ہیں۔ مجھے ایک صاحب کی بات بہت بھلی لگی وہ بتانے لگے کہ بہت بچپن کی بات ہے میں نے ایک دفعہ محترم مولانا مبشر احمد صاحب راجیکی کے سامنے دارالیَمن۔ یعنی ی کی زبر کے ساتھ اس محلّہ کا نام لے لیا وہ فرمانے لگے اس بستی کے بانی مبانی نے ان محلّہ جات کے نام بڑی ہی حکمت کے ساتھ رکھے ہیں۔ یمن جزیرہ نما عرب کے ایک ملک کا نام ہے۔ مگر یُمن دائیں کو بھی کہتے ہیں جب لاہور سے حضرت مصلح موعود نے ربوہ ورود فرمایا تو یُمن یعنی دائیں طرف والا محلّہ دارالیُمن ہی ٹھہرا مگر لغت یُمن کے اور بھی بڑے خوبصورت معانی بتاتی ہے ان کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے۔ یُمن سے مراد برکت، سعادت اقبال مندی اور کامیابی ہے سو ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محلّہ دارالیُمن کہنا چاہئے۔

ہمارے ہاں ان دنوں بعض اینکر لفظِ واقعہ کو واقِع بنا دیتے ہیں، واقع سے مراد کسی چیز یا جگہ کا اپنی جگہ واقع ہونا ہے اور جب کوئی وقوعہ ہو جاتا ہے تو اسے واقعہ کہتے ہیں اس کو بھی بعض دفعہ گڈمڈ کر دیا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

ہم رہنے والے پنجاب کے ہیں اور ہماری زبان پنجابی ہے۔ اب علاقے کا نام ''پنجاب'' ہے اور زبان کا نام ''پنجابی'' ہے اگر ہم سے پوچھا جائے کہ آپ رہتے کہاں ہیں تو ہم کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ میں ''پنجابی'' میں رہتا ہوں اس میں پڑھے لکھے اور ان پڑھ کی کوئی تخصیص نہیں ہے ہر کوئی یہ کہے گا کہ میں ''پنجاب'' میں رہتا ہوں بس اسی زاویئے سے ذرا اپنا اور دائیں بائیں کا جائزہ لیں تنقیدی نظر سے نہیں بلکہ اصلاحی پہلو سے تو ہم صحیح تعارف کروانے لگ جائیں گے۔ کہ میرا بیٹا جرمنی میں ہے۔ جرمن میں نہیں۔ جرمن زبان ہے اور علاقے کا نام جرمنی ہے ان دونوں کو گڈمڈ نہ ہونے دیں۔

اب آیئے ایک اور محاورے کی طرف جسے ہر دوسرا تیسرا فرد بولتا نظر آتا ہے۔ بس ہم نے سنا ہوا ہے اس لئے اسے ہم بھی بے تکان بولتے چلے جاتے ہیں۔ اور مجھ سمیت ایک بھاری تعداد ایسی ہوگی جسے اس محاورے کی اصل شکل سے آگاہی نہ ہو گی جب ہم سکول میں پڑھا کرتے تھے تو استاذی المکرّم نے یہ عقدہ کشائی فرمائی تھی پھر آنکھیں کھلیں وگرنہ ہم شروع میں بس یونہی ''لکھے موسیٰ پڑھے خدا'' کہہ دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دراصل شروع میں اس محاورے کی اصل شکل کچھ اس طرح تھی کہ ''لکھے مُوسا پڑھے خود آ'' ''مُو'' بال کو کہتے ہیں محاورہ کچھ اس کیفیت کو ادا کرنے کے لئے ہے کہ لکھنے والے نے بالکل باریک سا لکھا ہے یعنی جو پڑھنے میں نہیں آ رہا اور یہ انسانی فطرت ہے جیسا تیسا بھی ہو اپنا لکھا پڑھ ہی لیتا ہے اسی کیفیت کو ادا کرنے کے لیے یہ محاورہ بنا'' لکھے مُوسا پڑھے خُود آ'' مگر ہم لوگوں نے اسے تیزی سے بولتے بولتے یہ بنا لیا'' لکھے موسیٰ پڑھے خدا'' جو کہ غلط ہے۔

اب ایک اور اہم بات جس کا تعلق بھی ہماری روزمرہ گفتگو اور محاورے سے ہے۔ اُمّ (یعنی ماں) یہ لفظ ہم نے عربی سے لیا ہوا ہے۔ اُم سے اُمّی۔ میری ماں۔ خود میرے سمیت ہزاروں لاکھوں لوگ اَمی۔ یعنی الف کی زبر سے بولتے ہیں۔ گو مجھے یاد ہے میرے ابا مرحوم نے ہمیں بچپن میں تصحیح کروادی تھی اور سمجھایا بھی تھا مگر صغرسنی اور لاعلمی کی وجہ سے یا وہاں گاؤں والے ماحول کے زیرِ اثر اُمی کو اَمی ہی کہتے رہے مگر مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے جب ہم 1982ء میں مادرِ علمی جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہمارے ایک ساتھی یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ خاندان حضرت مسیح موعود کے ایک چشم و چراغ کے ساتھ ہم پڑھا کرتے تھے انہوں نے جب بھی اپنی والدہ ماجدہ کا ذکر کرنا ہوتا تو انہی الفاظ سے ذکر کرتے تھے۔ اُمّی جان نے یہ کہا اُمی جان نے اس طرح بتایا۔ غرضیکہ ان کے اس طرح پیار سے اُمی ادا کرنے نے مجھے بھی متاثر کیا اور اس طرح گھر میں والدہ محترمہ کو اُمّی جان کہنے کی طرف رغبت ہوئی اور بلاشبہ لفظ اُمّی میں جو خوبصورتی اور پیار ہے وہ امی سے ادا کرنا مشکل ہے۔

اب چونکہ بات چل نکلی ہے اور اہم لفظ کی تصحیح بارے بھی گفتگو ہو جائے تو یقیناً فائدہ ہو گا۔ ہمارے ہاں روزمرہ گفتگو میں بِنْتِ فلاں۔ ابن فلاں کا محاورہ بولا جاتا ہے۔ بِنُت کو نُون ساکن نہ کرنے کی وجہ سے کانوں پر ایسا عجیب لگتا ہے۔ کہ بیان سے باہر اور عموماً ایسا بولنے میں ہوتا ہے۔ میری اہلیہ عموماً گھر میں یہ بات کئی دفعہ بتا چکی ہیں کہ 1991ء میں قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ اجتماعی ملاقات ہوئی۔ خواتین کی ایک بھاری تعداد وہاں موجود تھی۔ عہدیداران کا تعارف ہوا ان سے بھی حضور نے نام پوچھا اور ان کے ابا کا نام پوچھا انہوں نے جواب عرض کیا عفت بِنَتُ چوہدری خلیل احمد صاحب۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا آپ بِنَتُ نہیں ہیں اس پر یہ بہت حیران ہوئیں۔ بعد میں کسی نے تصحیح کروائی کہ بِنَتُ نہیں بلکہ بِنْت بولا جاتا ہے ان دنوں بھی میں نے اکثر جگہوں پر اعلانات میں اسی طرح بِنَتُ ہی کہا جاتا ہے۔ یقیناً یہ بات اس کے صحیح تلفظ والوں پر ناگوار گزرتی ہے اور کانوں پر گراں بھی۔ لیکن صرف یہیں تک محدود نہیں اگر ہم اس کی تصحیح نہ کروائیں گے تو ہمارے گردوپیش میں یہ غلط لفظ اسی طرح اپنی مستقل جگہ بناتا چلا جائے گا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

رمضان المبارک کی غرض وغایت اور برکات

قرآن کریم، احادیث رسولؐ، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات

دین حق وہ واحد مذہب ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ماہ رمضان جیسا روح پرور مہینہ عطا فرمایا تا کہ مومن روحانیت کے وہ اعلیٰ معیار قائم کریں جن کا اس مہینہ کی عبادات سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں پہلی امتوں کے حوالے سے فرماتا ہے کہ پہلی امتوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے جیسا کہ آج تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ ماہ رمضان نے روحانیت کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جو انسان کی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنے کا موجب بننے والے تھے یعنی اس مہینہ میں مومن کی حالت اُس انسان کی طرح ہوتی ہے جس کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔

''رمضان'' وہ مبارک مہینہ ہے جس نے دنیا میں بسنے والے لوگوں کو مقصد انسانیت حاصل کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ اس مبارک مہینہ کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرح صحابہ رسولؐ نے بھی روحانیت کے وہ اعلیٰ معیار رقم فرمائے جن کی پوری زندگی خدائے واحد کے گیت گاتے گزری اور انہوں نے اپنے اخلاق حسنہ کو ہمیشہ پروان چڑھتے پایا۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کی قدر ومنزلت جاننا ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ اس مہینہ کی قدر ومنزلت پہچانے اور اس کے متعلق پائے جانے والے احکامات کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی طرف بھرپور کوشش کرے کیونکہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو آپ کی زندگی کے لئے نورِ خداوندی کے حاصل کرنے کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس مہینہ سے وابستہ بہت سی برکات ہیں جن میں سے ایک برکت یہی ہے کہ روزہ رکھنے کی جزا قرب الٰہی کا حاصل ہونا ہے بشرطیکہ روزہ اپنی پوری شرائط کے ساتھ رکھا گیا ہو۔

گزشتہ گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان)

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا! جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔''

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان اوشہر رمضان)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔'' (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔''

(بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر 1904)

ماہ رمضان کی پُرحکمت تفسیر

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں، جس سے پتھر گرم ہوجاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 136)

ماہِ رمضان کی عظمت

حضرت مسیح موعود ماہ رمضان کی عظمت اور اُس کے روحانی اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''رمضان گزشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔'' **شهر رمضان الذی** '' (البقرۃ: 186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعُد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس **انزل فیه القران** (البقرہ186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔......''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561 تا562)

اللہ محروم نہیں رکھتا

آپ فرماتے ہیں:

''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563)

تقویٰ، صبر اور خدا ترسی کی تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رمضان کی غرض و غایت کے متعلق فرماتے ہیں:

''رمضان میں تقویٰ کا سبق یوں ملتا ہے۔ سخت سے سخت ضرورتیں بھی جو بقائے نفس اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہیں ان کو بھی روکنا پڑتا ہے۔ بقائے نفس کے لئے کھانا پینا ضروری چیز ہیں اور بقائے نسل کے لئے بیوی سے تعلق ایک ضروری شے ہے مگر رمضان میں کچھ عرصہ کے لئے یعنی دن بھر ان ضرورتوں کو خدا کی رضامندی کی خاطر چھوڑنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ سبق سکھایا ہے کہ جب انسان بڑی ضروری خواہشوں اور ضرورتوں کو ترک کرنے کا عادی ہوگا تو غیر ضروری کے چھوڑنے میں اس کو کیسی سہولت ہوگی۔ دیکھو ایک شخص کے گھر میں تازہ دودھ، ٹھنڈے شربت، انگور، نارنگیاں موجود ہیں۔ پیاس کے سبب سے ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں۔ باوجود سہولت اور ضرورت کے اس لئے ارتکاب نہیں کرتا کہ مولیٰ کریم ناراض نہ ہو جائے اور اسی طرح عمدہ عمدہ کھانے، پلاؤ، کباب اور دوسری نعمتیں میسر ہیں اور بھوک سے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں اور پھر کوئی نہیں جوان کھانوں سے روکنے والا ہو مگر یہ اس لئے استعمال نہیں کرتا کہ مولیٰ کریم کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ جبکہ یہ حال ہے کہ ایسی حالت اور صورت میں کہ اس کو عمدہ سے عمدہ نعمتیں جو اس کے بقائے نفس کے لئے اشد ضروری ہیں، یہ صرف مولیٰ کریم کے حکم کی رضامندی کی خاطر ان کو چھوڑتا ہے اور پھر دیکھتا ہے کہ چھوڑ سکتا ہے تو بھلا ایسا انسان جو خدا کے لئے ضروری چیزیں چھوڑ سکتا ہے وہ شراب کیوں پینے لگا اور خنزیر کیوں کھانے لگا؟ جس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے۔ ......غرض رمضان شریف ایک ایسا مہینہ تھا جو انسان کو تقویٰ، طہارت، خدا ترسی، صبر واستقلال، اپنی خواہشوں پر غلبہ، فتح مندی کی تعلیم عملی طور پر دیتا تھا۔''

(خطبات نور صفحہ 52)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل تقویٰ کی بہترین راہوں کے متعلق فرماتے ہیں:

''سب کے بعد تقویٰ کی وہ راہ ہے جس کا نام روزہ ہے جس میں انسان شخصی اور نوعی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک وقت معین تک چھوڑتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض وغایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرے۔''

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 302)

روزہ کیوں رکھا جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اس اعتراض کے متعلق فرماتے ہیں کہ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے اور پھر رمضان ہی میں کیوں رکھا جاتا ہے۔

''میں نے اس مضبوط اور محکم اصل کو لے کر کہا کہ دیکھو ہماری کتاب قرآن شریف روزہ کا حکم دیتی ہے تو اس کی وجہ بھی بتاتی ہے کہ کیوں روزہ رکھنا چاہئے۔ **لعلکم تتقون**۔ روزہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے بچ جاؤ گے اور

سکھ پاؤ گے۔ رمضان ہی میں کیوں رکھیں؟ اس کی وجہ بتائی **شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن** (البقرہ:186) چونکہ اس میں قرآن نازل ہوا۔ یہ برکاتِ الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے۔ اس لئے وہ اصل غرض جو **لعلکم تتقون** میں ہے، حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جس امر کو لو یا جس نہی کو لو۔ قرآن نے اس کے اسباب اور نتائج کو واضح طور پر بیان کیا ہے اور نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ ان کے نتائج سے بہرہ مند کر کے دنیا کو دکھا دیا ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 103)

اس میں قرآن کا نزول ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 16؍ جولائی 1915ء کو **شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن** کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کسی کو نیکی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے ورنہ انسان خود تو کوئی موقع تلاش نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''رمضان کا مہینہ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **شهر رمضان الذی** ......اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا ہے کہ اس میں قرآن کا نزول ہوا یا قرآن کی ابتداء ہوئی۔ خدا کے فضل سے پھر دوبارہ بہت سے لوگوں کو میسر آیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی ہوتی ہے کہ وہ کسی کو نیکی کے کرنے کا موقع دیتا ہے۔ بہت سے لوگ تھے جو اس جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں سے طاقتور اور قوی تھے۔ مگر گزشتہ رمضان کے بعد اور اس رمضان سے پہلے دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اس رمضان میں انہیں نیکی کرنے کا موقع نہیں ملا۔ پھر بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو باوجود یہ کہ زندہ ہیں۔ لیکن اس مہینہ سے فائدہ اٹھانے کا انہیں موقع ہی نہیں ملا۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان پر اس بات کی حقیقت ہی نہیں کھلی کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو قسم قسم کی بیماریوں کی وجہ سے رمضان کے مہینہ سے وہ فوائد نہیں اٹھا سکتے جو تندرست اٹھاتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 395)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رمضان کی ایک برکت کے متعلق فرماتے ہیں:

رمضان کی ایک برکت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے دوسرے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے اور تیسرے یہ کہ دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ تو روحانی فوائد ہیں اور جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے۔ جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ مہذب حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کراتی رہتی ہیں جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے۔''

(خطبات محمود جلد 12 صفحہ 274)

رحمت کی بارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ رمضان کے مہینے میں جنونی شکاری کی طرح بھوک اور پیاس اور دوسری تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جس مطلوب کی تلاش میں نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس رحمت کی بارش کے بغیر میرے دل کی جلن دور نہیں ہو سکتی میرے اندر جو آگ لگی ہوئی ہے وہ بجھ نہیں سکتی جب تک کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش نازل نہ ہو یہ تمام مفہوم لفظ رمضان کے اندر ہی پایا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ میرے بندوں کو چاہئے کہ وہ راتوں کے تیروں (دعاؤں) کو تیز کریں اور جنونی شکاری کے جنوں سے بھی زیادہ جنوں رکھتے ہوئے میری رحمت کی تلاش میں نکل پڑیں تب میری رحمت کی تسکین بخش بارش ان پر نازل ہو گی اور میرے قرب کی راہیں ان پر کھولی جائیں گی۔ **شهر رمضان الذی** ۔ فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو بہت ہی برکتوں والا ہے کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا یا جس کے بارے میں قرآن کریم نے تعلیم دی یا جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 55 تا 56)

روحانی قویٰ میں تیزی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ماہ رمضان کی عبادات کے تعلق میں فرماتے ہیں:

''غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ (رمضان کی) عبادت خاص طور پر ایسی ہے کہ اس سے روحانی قویٰ میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ تنویر قلب پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مل سکتا ہے یعنی یہ خیال تبھی پیدا ہو گا جب اس نے صحیح سمت کو قدم اٹھا لیا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے قریب ہوں۔ کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں۔ تمہارا سانس لینا، تمہاری بینائی، تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں۔ میری تمہیں ضرورت ہے تمہاری آنکھ، ناک، کان، دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں۔ ویسے ہمارا دل بھی حرکت کر رہا ہوتا ہے مگر ایسے بیمار لوگوں سے ڈاکٹر کہتے ہیں تیز دوڑے تو مر جاؤ گے۔''

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 474)

بہت سی برکتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ماہ رمضان کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''ماہ رمضان بہت سی برکتیں لے کر آتا ہے اور بہت سی برکتیں لے کر آ گیا ہے۔ اس ماہ میں صرف روزے ہی رکھنے کا حکم نہیں، گو اس کی بڑی عبادت تو اس طریق پر روزہ رکھنا ہے جس طرح (دین حق) نے بتایا ہے لیکن قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ روزے رکھنے کے علاوہ یہ ماہ دعائیں کرنے کا ہے، نوافل ادا کرنے کا ہے، ذکر الٰہی سے اپنے اوقات کو معمور کرنے کا ہے نیز یہ مستحقین کا خاص طور پر خیال رکھنے کا مہینہ ہے اور اگر انسان غور کرے تو یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو بڑے اور چھوٹے کو ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے اور برابر کر دیتا ہے۔ دن کے وقت بھوکا رہنے اور رات کے اوقات میں خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کے لحاظ سے چھوٹے اور بڑے کی کوئی تمیز نہیں رہتی ان میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔''

(خطبات ناصر جلد ہفتم صفحہ 154)

قرآنی تعلیم اپنانے کا مہینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''قرآن کریم کے بعض پہلو رمضان ہی میں انسان کو معلوم ہوتے ہیں اس کے علاوہ معلوم ہو ہی نہیں سکتے۔ تو یہ مہینہ دراصل قرآن کا متبادل ہے یعنی قرآنی تعلیم عملی طور پر جس مہینے میں اپنائی جا سکتی ہے یہ وہ مہینہ ہے۔ ......جس کے بارے میں قرآن کریم نازل فرمایا گیا اور اس مہینے میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور ہدایت میں سے بھی اعلیٰ بینات اور کھلے کھلے روشن نشانات اور فرقان جو کھوٹے کھرے میں اور ظلمات اور روشنی میں تمیز کرنے والی چیزیں ہیں وہ ساری نصیب ہو سکتی ہیں۔ پس وہ لوگ جو عام حالات میں گیارہ مہینوں میں صرف پہلی منزل پا سکتے ہیں یعنی **هدی للناس** کی منزل۔ رمضان مبارک ان کو آگے بڑھا کر **بينٰت من الهدى** اور پھر اس سے آگے بڑھ کر فرقان کے عظیم الشان مراتب بھی عطا فرماتا ہے۔

............رمضان قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کی ساری تعلیمات ہیں۔ چھوٹی تعلیمات بھی اور بڑی تعلیمات بھی، معمولی نظر آنے والی بھی اور نہایت اعلیٰ درجے کی بھی، فرضی تعلیمات بھی اور نوافل کی تعلیمات بھی اس لئے ان تعلیمات میں خصوصیت کے ساتھ رمضان میں عمل کرنا جن کو انسان عام حالات میں ترک کر دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں ان کے بغیر زندہ نہیں رہوں گا یہ ہے رمضان۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ اگرچہ آپ گیارہ مہینے بھی رمضان کے علاوہ بھی ہمیشہ بے حد سخی ہوتے تھے، بے حد غرباء کی خدمت کرنے والے اور ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کرنے والے، محتاجوں پر رحم اور شفقت کرنے والے اور کثرت کے ساتھ ضرورت مندوں کو عطا کرنے والے ہوتے تھے مگر رمضان کے متعلق راوی بیان کرتے ہیں کہ یوں لگتا تھا جس طرح آندھی چل پڑی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی خیرات کی رفتار میں رمضان میں داخل ہو کر اتنی تیزی پیدا ہو جاتی تھی جیسے سبک رفتار ہوا چل رہی ہو وہ ایک دم آندھی میں بدل جائے۔ یہ وہ فرق ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت ہمیں متوجہ کر رہی ہے کہ رمضان گویا قرآن کا متبادل ہے۔ یوں تمہیں رمضان میں سے گزرنا چاہئے گویا سارے قرآن میں سے گزر گئے ہو۔ گویا قرآن کریم اسی مہینے کی خاطر نازل ہوا۔ قرآن کی ساری تعلیمات پر اس مہینے میں عمل کرنے کی کوشش کر لو کیونکہ عام مہینوں میں شاید تمہارے لئے یہ ممکن نہیں ہو گا۔''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 223 تا 224)

ہر روز ایک نیا مضمون

رمضان المبارک میں ہر روز ایک نیا مضمون آپ پر ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ یعنی نئی سے نئی برکات آپ پر جلوہ گر ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''پس رمضان مبارک میں بھی انسان کو اپنی بدیاں تلاش کر کے مختلف پہلوؤں سے رمضان کے حضور پیش کرنی چاہئیں اور اس پہلو سے اگر آپ غور کریں تو آپ کو یوں لگے گا کہ جیسے انسان اس مہینے میں ہمیشہ کروٹیں بدلتا ہوا مختلف پہلوؤں سے خدا سے التجائیں کرتا ہوا، مختلف زاویہ ہائے نظر سے اپنی کمزوریوں کا مطالعہ کرتا ہوا مسلسل ایک نئی کیفیت کے ساتھ گزرتا چلا جائے گا یعنی رمضان مبارک میں یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی کیفیت سے داخل ہوں اور اسی کیفیت سے باہر آئیں بلکہ ہر روز ایک نیا مضمون آپ پر ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔ ہر روز رمضان مبارک کی نئی برکتیں آپ کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر اس طرح آپ جستجو اور محنت سے اس مہینے سے گزریں گے تو ایک نیا وجود پا کر نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 227)

جزا خدا کے ہاتھ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ماہ رمضان کو وصل کے مضمون سے ایک تعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پس رمضان المبارک میں آج کا دن بھی ایک غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ سارا رمضان ہی وصل کے مضمون سے گہرا تعلق رکھتا ہے کیونکہ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ ہر عبادت کی کوئی جزا بیان فرمائی گئی ہے اور روزوں کی جزا خدا نے خود اپنے آپ کو ظاہر فرما دیا ہے۔ فرمایا ہے روزے کی جزا میں ہوں کیونکہ روزے میں ساری عبادتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور عبد کا مضمون اپنے کامل وجود کے ساتھ، اپنی کامل شان کے ساتھ انسان میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ روزہ آپ کو کسر نفسی سکھاتا ہے، غریبوں کی ہمدردی سکھاتا ہے، ان کی بھوک اور ان کی پیاس کا احساس دلاتا ہے، ان کی بے چارگی سے آپ کو باخبر کرتا ہے۔ روزے کے نتیجے میں آپ عام عبادتوں سے بڑھ کر عبادت کرتے ہیں اور اپنے جائز حقوق بھی خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں جو عام روزمرہ کی زندگی میں آپ کے لئے جائز ہیں۔ پس تمام عبادتوں کا خلاصہ روزے میں ہے پس اسی لئے اس کی جزا خدا تعالیٰ نے خود اپنی ذات کو بیان فرمایا کہ روزے کی جزاء میں خود ہوں۔

(خطبات طاہر جلد 9 صفحہ 235 تا 236)

عبادت کے گُر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ماہ رمضان سے عبادت کے گُر سیکھنے کے متعلق فرماتے ہیں:

''پس رمضان مبارک نے آپ کو عبادت کے گر سکھا دیئے ہیں۔ اگر آپ نے خود نہیں سیکھے تو سیکھنے والوں کو دیکھا ضرور ہے۔ کوئی مسلمان گھر شاذ ہی ایسا ہو جہاں کوئی بھی عبادت نہ کی جا رہی ہو رمضان میں جہاں کوئی بھی روزہ رکھنے والا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ بعید نہیں کہ آج اس جمعۃ الوداع میں بھی حاضر نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے ان تک نہ تو میری آواز پہنچے گی نہ وہ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں جن کے سینے میں کچھ ایمان کی رمق ضرور ہے اور خدا تعالیٰ نے ایمان کی اس رمق کو ہمیشہ پیار کی نظر سے دیکھا ہے۔ ایک چنگاری تو روشن ہے، ایک امید تو ہے۔ پس میں ان سے مخاطب ہوں جن کے سینے میں یہ امید کی چنگاری روشن ہے۔ ابھی تک اگر راکھ تلے دب بھی گئی ہے تو اندر یہ کوئلہ ابھی جل رہا ہے اور زندہ ہے۔

پس اس پہلو سے آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ رمضان کی یہ برکتیں جو لوگوں نے جو دن کو عبادت کرتے تھے راتوں کو نہیں اٹھا کرتے تھے ان برکتوں نے انہیں راتوں کو اٹھنا بھی سکھا دیا۔ انہیں خدا کے حضور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق بخشی جو عام دنوں میں نصیب نہیں تھی۔ رمضان نے گناہوں سے بچنے کی ایک بہت بڑی توفیق عطا فرمائی جو وقت کے لحاظ سے مشروط ہی سہی مگر توفیق ضرور ملی۔......''

(الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 1997ء)

روزہ کی قبولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ رمضان کی غرض وغایت کے متعلق فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ روزہ رکھو، رمضان آیا، شیطان جکڑا گیا، جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تو یہ بھی ہے کہ تم نے نیک اعمال بھی کرنے ہیں۔ بے شک تمہارا یہ عمل ہے کہ تم صبح سحری کھاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کھاؤ اور شام کو افطاری کر لیتے ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بعض اٹھ پہرے روزے بھی رکھ لیتے ہیں۔ اگر مجبوری ہو تو بعض اٹھ پہرے روزے بھی رکھتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں روزے کا ثواب مل گیا یا تمہارا شیطان جکڑا گیا یا جنت کے دروازے تم پر کھول دیئے گئے اور دوزخ حرام ہوگئی۔ روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہوگا جو اعمالِ صالحہ بھی بجا لائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے گا اُس کا روزہ قبول ہوگا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 17/اگست 2012ء)

رمضان کا صحیح فائدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاق حسنہ پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''............پس یہ چیزیں یا روزہ رکھنا جہاں نیکیوں کے کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والا ہوگا۔ وہاں اپنی برائیاں ترک کرنے کے لئے بھی ایک مومن کو توجہ دلائے گا اور اس کے لئے وہ مجاہدہ کرے گا۔ ایک مومن اپنی عبادات کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کرے گا۔ صرف فرائض کی طرف توجہ نہیں دے گا، اُن کے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ نوافل کی طرف بھی توجہ نہیں دے گا، اُن کے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہوگی اور ایک مومن پھر اُن کی ادائیگی کا بھی بھرپور حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ غریبوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی بھرپور کوشش ہوگی تو تبھی ماہِ صیام سے صحیح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

مالی قربانی کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ آپ تو رمضان کے علاوہ بھی سارا سال بے انتہا صدقہ اور خیرات کرتے تھے، قربانی دیتے تھے اور یہ قربانی اور دوسروں کی یہ مدد آپ اس طرح فرماتے تھے کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں تو لگتا تھا کہ اس طرح صدقہ وخیرات ہو رہا ہے جس طرح تیز آندھی چل رہی ہو۔''

(الفضل انٹرنیشنل 17/اگست 2012ء)

طبیعت میں انقلاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ رمضان کے ایام میں روحانی انقلاب لانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

''پس یقیناً رمضان انقلاب لانے کا باعث بنتا ہے۔ شیطان بھی اس میں جکڑا جاتا ہے۔ جنت بھی قریب کر دی جاتی ہے لیکن اس کے لئے جو اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے ہر قول وفعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کو اپنے پر قائم کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت اور بخشش جو عام حالات کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اپنے نفس کے بتوں اور جھوٹے خداؤں کو جو لامحسوس طریق پر یا جانتے بوجھتے ہوئے بھی بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُن کو ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دے، جب یہ کوشش ہو تو پھر ایک انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2012ء)

اللہ کی رحمتوں کا وارث

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزے کی جزا کے متعلق فرماتے ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ روزے کی میں جزا دوں گا تو ویسے بھی ہر عمل کی جزا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لیکن دوسرے سارے عمل ایسے ہیں جن میں یہ نیکیاں ہیں، جائز باتیں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا برائیاں ہیں جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھ کر ایک مومن ناجائز باتوں سے تو رک ہی رہا ہوتا ہے، بعض جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اور پھر عام حالات کی نسبت پہلے سے بڑھ کر نیکیاں کر رہا ہوتا ہے۔ نیکیاں کرنے کی توفیق پا رہا ہوتا ہے۔ پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرائی کا جواب بھی اللہ کی خاطر نیکی سے دے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی بے حساب رکھا ہے یہ سوچ کر کہ تم میری خاطر کچھ عمل کر رہے ہو یا کرو گے تو میں اس کا اجر بے حساب دوں گا۔ ہر بات کا، ہر کام کا، ایک فرض کے ادا کرنے کا 70 گنا ثواب ملتا ہے۔ تو مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے اس فعل سے کہ اس نے اللہ کی خاطر روزہ رکھا اور تمام نیکیاں بجالانے اور برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ کی بلکہ بعض جائز باتیں بھی جیسا کہ میں نے کہا جو عام حالات میں انسان کر سکتا ہے۔ ان سے بھی اس لئے رکا کہ اللہ کا حکم ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی جزا بن گیا۔ پس یہ عبادت بھی خالص ہو کر اس کے لئے کرنا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہی اس کی رحمتوں کا وارث بنائے گا اور بے حساب رحمتوں کا وارث بنائے گا اور خالص ہو کر ہم اس کی خاطر یہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے مومن کی ہر حالت اور ہر حرکت پر پیار آتا ہے جو اس کی خاطر یہ فعل کر رہا ہوتا ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ روزہ کی وجہ سے بعض دفعہ جو منہ سے بو آتی ہے اللہ تعالیٰ کو وہ بھی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2005ء)

رمضان کی برکات

ماہ رمضان کی چند برکات حسب ذیل ہیں۔

☆ رمضان المبارک نے آپ کو عبادت کے گُر سکھا دیتا ہے۔ ☆ یہ مہینہ تمام قسم کی عبادات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ☆ اس ماہ رمضان میں ایمان کی مضبوطی اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے نماز تہجد پڑھنے سے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ☆ بدیوں کے خلاف روزہ ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ ☆ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ ☆ غیر ضروری امر کے چھوڑنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ☆ اس ماہ میں سب سے زیادہ نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ ☆ یہ مہینہ بڑے اور چھوٹے کو ایک مقام پر لا کھڑا کرتا ہے۔ ☆ اس مہینے میں روزے رکھنے کی جزا اللہ تعالیٰ بے حساب دیتا ہے۔ ☆ خدا تعالیٰ کی نصرت نصیب ہو جاتی ہے۔ ☆ ماہ رمضان کی برکت سے انسان روحانیت کی منازل طے کرتا ہے۔ ☆ خدا تعالیٰ اور ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے ☆ خدا تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے۔ ☆ انسان جسمانی طور پر تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے۔

آخر پر دعا ہے کہ ہم سب کو اس ماہ کی برکات سے استفادہ کرنے والا بنائے اور ہم روحانیت کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

ن۔درد

آپا فاطمہ۔ جو ہندوؤں سے احمدیت میں آئیں

گرمیوں کے دن تھے ہم اُن دنوں عارضی طور پر لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ میری امی مرحومہ نے مجھے کہا کہ کل میرا ربوہ جانے کا پروگرام ہے تم نے ساتھ جانا ہے تیاری کرلو۔

اگلے دن ریل کار کے ذریعہ ہم ربوہ پہنچے۔ سٹیشن پر میں نے امی سے کہا تانگہ لے لیتے ہیں لیکن وہ کہنے لگیں تم گھر پہنچو میں تمہاری آپا فاطمہ سے مل کر آتی ہوں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ربوہ پہنچ کر اپنے گھر کی بجائے وہ پہلے کسی اور کے گھر جائیں گی۔ میں نے کہا سفر کی تھکان ہے ایک دو دن بعد آکر ان سے مل لیں، دھوپ بھی تیز ہو رہی ہے۔ کہنے لگیں تم جاؤ میں تو ربوہ آئی ہی صرف اس سے ملنے کے لئے ہوں۔ خواب میں مَیں نے اسے بہت پریشان دیکھا ہے۔

مجھے گھر پہنچے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ باہر دروازے پر کسی نے زور زور سے کنڈی کھٹکھٹائی ان دنوں Bell یا Intercom کا کام لوہے کی بڑی بڑی مضبوط کنڈیاں دیتی تھیں۔ پتہ چلا کہ ریڑھی پر آپا فاطمہ کا سامان امی نے بھجوایا ہے، ساتھ ریڑھی والے ہی کو تاکید کی تھی کہ دو بڑے بڑے پلنگ اور ایک تخت پوش اندر کمرے میں رکھ دے۔ یہ کمرہ ہمارے گھر میں Servant کوارٹر تھا اور چند دن پہلے اتفاق سے خالی ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد امی اور آپا فاطمہ بھی پہنچ گئیں۔ کھانا وغیرہ کھایا۔ آپا فاطمہ کو امی نے کمرہ دکھایا اور یوں وہ ہمارے ساتھ رہنے لگیں۔ وہ امی کو آپا کہتیں اور ہم سب بڑے چھوٹے ان کو آپا فاطمہ۔ یوں دن مہینوں اور مہینے سالوں میں بدلنے لگے۔ آپا فاطمہ کے متعلق ہمارا تجسس بڑھا تو بس اتنا معلوم ہوسکا کہ قادیان دارالانوار میں وہ اپنے شوہر صدیق صاحب مرحوم کے ساتھ ہمارے گھر کے ایک حصے میں رہائش پذیر تھیں۔ والدہ نے انہیں کہا کہ وقت ضائع نہ کیا کرو مجھ سے قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ تھوڑی بہت اردو لکھنی پڑھنی سیکھی۔ پاکستان بننے کے بعد وہ ربوہ میں زیادہ عرصہ رہائش پذیر رہیں۔ ان کے شوہر کی وفات ہوگئی۔ اولاد تھی کوئی نہیں۔ دوبارہ شادی کی لیکن دوسرے شوہر بھی وفات پا گئے۔ سٹیشن کے سامنے ایک کمرہ، چھوٹی سی چار دیواری والا صحن اور دروازہ ان کا گھر تھا۔ لیکن اب اس کوارٹر کے مالک نے بھی انہیں اس کو خالی کرنے کا آرڈر دے رکھا تھا۔ آپا فاطمہ کو امی نے خواب میں پریشان دیکھا تھا اور جب امی ان کے پاس پہنچیں تو وہ گھر خالی کرنے کا آخری دن تھا۔

خدائے غفور و رحیم، مالک دو جہاں اپنی مخلوق کو آزمائش میں ضرور ڈالتا ہے لیکن وہ اپنے نیک بندوں کو بے یارومددگار نہیں چھوڑتا ''جن کا کوئی نہیں ہوتا اُن کا خدا ہوتا ہے'' یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو خدا کے ہوجاتے ہیں ان کا سارا جہان ہو جاتا ہے۔

آپا فاطمہ کی زندگی تعلق باللہ کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھی۔ نہایت سادہ، صابر، شاکر، عبادت گزار، خدا پر توکل کرنے والی اور بے حد غیرت مند خاتون تھیں۔ شام کی چائے کے لئے ہم نے بہت کوشش کرنی کہ وہ ہمارے ساتھ پیا کریں۔ کمرے سے جب بلانے جانا تو مسکرا کر کہنا کہ میں نے تو ابھی پی ہے۔ امی نے ایک دن کہا کہ فاطمہ چائے کا مزہ اکٹھے پی کر زیادہ آتا ہے۔ تم ہمارے ساتھ پیا کرو۔ اگلے دن عصر کے بعد چائے کے عین وقت پر اپنا چائے کا مگ اٹھائے آگئیں۔

گھر کے تمام افراد ان کا بے حد احترام کرتے، ان کی گفتگو بیحد خوشگوار ہوتی کبھی کسی کا شکوہ یا اپنے حالات کا شکوہ نہ کرتیں۔ الفضل اخبار باقاعدگی سے پڑھتیں۔ ایک cell پر چلنے والا ریڈیو تھا اس پر خبریں سنتیں۔ فیصل آباد سے کپڑا لے کر آتیں اور محلے کی عورتیں گھر آکر خرید لیتیں۔ اسی طرح سادہ شلوار قمیص سی کر پیسے کما لیتیں۔ موصیہ تھیں اور باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتیں۔ اجتماع، یوم مصلح موعود، یوم مسیح موعود اور یوم خلافت کے لجنہ کے تحت جلسے اس زمانے میں لجنہ ہال میں ہوتے تھے، ان میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں۔ لجنہ ہال ہمارے گھر کے قریب تھا۔ جب تک ہمارے ہاں نہیں آتی تھیں واپسی پر ضرور ملنے آتیں اور امی سے آکر مختلف تقاریر کا تذکرہ کرتیں کہ بہت مزہ آیا، علم میں بہت اضافہ ہوا۔

ہم سب گھر والوں کی کوشش ہوتی کہ انہیں تنہائی کا احساس نہ ہو لیکن ان کی اپنی طرف سے کوشش ہوتی کہ گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اگر گھر میں کوئی مہمان آجاتا تو فوراً اپنے کمرے میں چلی جاتیں۔

پردے کی بے حد پابند تھیں۔ فیشن آتے اور بدلتے رہے لیکن آپا فاطمہ کو ہم نے ساری زندگی سفید شلوار، ہلکے نیلے یا براؤن رنگ کے چھوٹے پرنٹ کے کرتے اور سفید ململ کے دوپٹے میں ہی ملبوس دیکھا۔

ان کے کمرے میں صرف ایک کھڑکی تھی جو گھر کی چار دیواری سے باہر کھلے میدان میں کھلتی تھی۔ لوہے کی گرل وغیرہ بھی نہیں تھی۔ جب آپا فاطمہ ہمارے پاس آئیں تو شروع میں امی نے بہت اصرار کیا کہ اپنا کھانا علیحدہ پکانے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں۔ کھانا ہمارے ساتھ کھایا کرو اور رات کو بھی اکیلے سونے کے بجائے سب کے ساتھ آکر سو جایا کرو لیکن ان کی غیور طبیعت ہمیشہ ایسے کاموں میں آڑے آتی۔

ہم نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ کو رات کو بالخصوص سردیوں کی راتوں کو ڈر نہیں لگتا۔ مسکرا کر کہنے لگیں میرے ساتھ میرا خدا ہوتا ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ اسے نیند تو کیا اونگھ بھی نہیں آتی۔ میں سو جاتی ہوں اور میرا خدا میری حفاظت کرتا رہتا ہے۔

باوجودیکہ اکیلی رہتی تھیں لیکن پھر بھی ہر کام وقت پر کرتیں۔ میں نے کہا آپا فاطمہ سردیاں ہوں یا گرمیاں ہوں آپ صبح سویرے اٹھ جاتی ہیں۔ کہنے لگیں اس دنیا میں بے شک اکیلی ہوں لیکن اگلے جہان میں خدا نے نماز کا حساب تو سب سے پہلے لینا ہے۔ اگر مومن پنج وقت نماز پڑھے تو خدا نے خود ہر مومن کا ٹائم ٹیبل بنا دیا ہے۔ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت نہ کروں تو کہیں یہ کمرہ بھی جل نہ جائے۔ مجھے حیرت ہوئی، کہنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مہربان، مشفق، رحمۃ للعالمین انسان فرماتے ہیں کہ جس گھر کے لوگ فجر نہیں پڑھتے دل چاہتا ہے اسے آگ لگا دوں۔

ہم نے ہمیشہ ان کے چہرے کو ہشاش بشاش اور پرسکون دیکھا۔ لیکن جس دن قصر خلافت میں پہرہ پر ان کی ڈیوٹی لگی ان کا چہرہ اس روحانی خوشی سے چمک اٹھا۔ نہایت جوش، جذبہ اور ذمہ داری سے اس ڈیوٹی کو تاعمر نبھایا۔ بارش ہو، آندھی ہو، کبھی چھٹی نہ کرتیں۔

ایک دن باتوں باتوں میں کہنے لگیں آج میرا دل کرتا ہے تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں جو آج تک کسی کو نہیں بتائی کہ دین حق قبول کرنے سے قبل میرا تعلق ہندو مذہب سے تھا۔ آج قصر خلافت میں ڈیوٹی دیتے وقت میں خدا کے احسانات یاد کر رہی تھی کہ کس طرح اس نے ایک ہندو کو احمدی اور اب قصر خلافت میں نوکر، یہ کہتے کہتے ان کی آنکھوں سے خوشی اور تشکر کے آنسو چھلک پڑے۔ کہنے لگیں کہ ڈیوٹی کے دوران فارغ وقت میں مَیں قرآن کریم کی تلاوت اور درود شریف پڑھتی رہتی ہوں اور گھر کے مقابلے میں وہاں خود کو خدا کے زیادہ قریب محسوس کرتی ہوں۔ کاش خدا اگلے جہان میں بھی میری انہیں عظیم ہستیوں کے پہرے پر ڈیوٹی لگا دے۔

اکثر کہتیں کہ میں تم سب کے لئے بہت دعائیں کرتی ہوں تم بھی میرے لئے دعا کیا کرو کہ خدا تعالیٰ چلتے پھرتے مجھے اپنے پاس بلا لے۔ تم لوگ ایک دن اٹھو تو کہو کہ آج آپا فاطمہ نلکے سے میٹھا پانی بھرنے نہیں آئی اور ڈیوٹی پر جاتے ہوئے دودھ کی دیگچی بھی نہیں دے کر گئی۔ جب کمرے میں جا کر دیکھو تو تم لوگوں کی آپا فاطمہ اپنے مولا کے پاس جا چکی ہو۔

میں شادی ہو کر امریکہ چلی آئی۔ ایک دن والدہ اور باجی ختمی کا خط ملا جس میں آپا فاطمہ کی وفات کی اطلاع تھی کہ جس طرح ان کی خواہش تھی کہ چلتے پھرتے خدا انہیں اپنے پاس بلا لے بالکل اسی طرح کمرے میں جا کر دیکھا تو ہماری آپا فاطمہ ہمارے بہت قریب ہونے کے باوجود ہم سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی تھی۔ خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ع

عجب مانوس اجنبی تھا ہمیں تو حیران کر گیا وہ

قدیم ترین کہکشاں

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 13 ارب 70 کروڑ سال پہلے بگ بینگ کے ذریعے کائنات کی تشکیل کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے گیسوں اور گرد و غبار کے مجموعے سے ستارے بنے، پھر کہکشائیں وجود میں آئیں۔ اس نظریے کو تقویت جنوری 2011ء میں ملی جب ہبل خلائی دوربین نے اب تک دیکھی جانے والی قدیم ترین کہکشاں ڈھونڈ نکالی۔ یہ 13 ارب 20 کروڑ سال پرانی ہے۔ (یعنی زمین سے تیرہ ارب بیس کروڑ میل دور ہے) گویا صرف 50 کروڑ سال پہلے ہی کائنات کی پیدائش ہوئی تھی۔

اس وقت کہکشائیں چھوٹی تھیں، اسی لئے یہ قدیم ترین کہکشاں بھی بہت چھوٹی ہے۔ لیکن جوں جوں وقت بیتا، کہکشائیں نہ صرف زیادہ ہوئیں بلکہ ان کا حجم بھی بڑھ گیا۔ مثلاً ہماری دودھیا کہکشاں (ملکی وے) کا حجم 90 ہزار نوری سال ہے جبکہ اس میں 200 سے 400 ارب کے مابین ستارے موجود ہیں۔ سائنسدانوں میں اس امر پر بہت جوش ولولہ پایا جاتا ہے کہ اب انسان قدیم ترین کہکشاؤں کو دیکھنے کے قابل ہونے لگا۔ دراصل کائنات کی تشکیل کا عمل انتہائی پیچیدہ ہے مگر اسے جان کر انسان کئی کائناتی رازوں سے پردہ اٹھا سکتا ہے۔

2015ء میں امریکہ اور یورپی ممالک مل کر نئی خلائی دوربین جیمز ویب ٹیلی سکوپ خلا میں بھیجیں گے۔ یہ ہبل سے زیادہ طاقتور ہوگی۔ ماہرین کو یقین ہے کہ جیمز کی مدد سے وہ ایسے مناظر دیکھ سکیں گے جب ستاروں کی پیدائش اور نشوونما ابتدائی مراحل میں ہوگی۔ عین ممکن ہے، مستقبل میں ایسی انتہائی طاقتور خلائی دوربینیں ایجاد ہو جائیں جو نہ صرف بگ بینگ ہوتا دیکھیں بلکہ یہ بھی دیکھ سکیں کہ اس سے پہلے کیا حالت تھی؟ کیا وقت موجود تھا یا نہیں؟ یا تب کوئی اور ہی نرالی دنیا واقع تھی؟ یہ حقیقت ہے کہ کائنات میں کئی حیرت انگیز راز بھی انسان کی راہ تک رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم وقف جدید پھیرو چیچی ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ عزیزہ فریدہ اکبر واقفہ نو بنت مکرم محمد اکبر صاحب نے قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت خاکسار کی اہلیہ محترمہ نورین چمن صاحبہ کے حصے میں آئی۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 19۔اپریل 2013ء کو پھیرو چیچی کی بیت الذکر میں منعقد ہوئی۔ محترم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے عزیزہ سے قرآن پاک کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچی محترم سردار محمد صاحب آف پھیرو چیچی ضلع عمر کوٹ کی پوتی اور محترم عبدالغفور صاحب آف کنری ضلع عمر کوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم عزیزہ کو نیک، خادمہ دین، قرآن پاک کے احکامات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منیر مسعود صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم گروپ کیپٹن (ر) وقار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مختار احمد سنوری صاحب سابق نائب امیر ضلع جھنگ راولپنڈی پتہ میں پتھری اور یرقان کی وجہ سے علیل ہیں۔ PAF ہسپتال اسلام آباد میں پتہ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حافظ محمد ظفر اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم ناصر محمود عباسی صاحب بوجہ برین ہیمبرج طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ کومے میں ہیں۔ ان کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خاں صاحب زعیم انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ تین یوم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل رہیں۔ اب گھر آ گئی ہیں۔ بلڈ شوگر اور بلڈ پریشر کافی ہائی ہے۔ اسی طرح دل کی بھی تکلیف ہے تین والو بند ہیں۔ آپریشن نہیں ہو سکتا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کافی عرصہ سے پراسٹیٹ بڑھنے کی وجہ سے علیل ہے۔ شفاء انٹرنیشنل ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ شازیہ پروین طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

چند دن پہلے میرے بڑے بھائی مکرم محمد اختر جاوید صاحب ڈیرہ غازی خان کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کی پیدائش بڑے آپریشن کے ذریعے ہوئی۔ بھابی کے زخم خراب ہو جانے کی وجہ سے دوبارہ پھر ہسپتال داخل ہیں اور کافی تکلیف میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ اور نومولودہ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ دانو داندل ضلع مٹھی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 12 جولائی 2013ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام صباحہ طاہر عطا فرما کر وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ اس سے قبل خاکسار کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے جو دونوں وقف نو میں شامل ہیں۔ نومولودہ مکرم محمد رمضان صاحب سابق صدر جماعت مظفر آباد ملتان کی پوتی اور مکرم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف یارووالا علی پور مظفر گڑھ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہمیں ان کی احسن رنگ میں تربیت کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم عطاء الرؤف ناصر صاحب آف چک نمبر 166 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کو مورخہ 14 جولائی 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام نصرت احمد ناصر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر مرحوم سابق قائد علاقہ بہاولپور و سابق صدر جماعت چک نمبر 166 مراد کا پہلا پوتا، مکرم چوہدری لاب دین صاحب مرحوم کی نسل سے اور مکرم طارق محمود صاحب منہاس آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو سچا خادم دین اور خلافت سے حقیقی محبت کرنے والا اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد گوندل صاحب آف یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل دارالرحمت غربی ربوہ حال مقیم یو۔کے مورخہ 7 جولائی 2013ء کو بعمر 79 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 11 جولائی 2013ء کو مرالہ ضلع گجرات کے احمدیہ قبرستان میں مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔ والد صاحب ایک عرصہ تک ٹنڈو جام یونیورسٹی میں بطور پروفیسر پڑھاتے رہے جہاں وہ مقامی جماعت کے صدر بھی رہے۔ مرحوم سادہ طبیعت، کم گو اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ گہری محبت کا اور فدایانہ تعلق تھا۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے نیز آپ کے لواحقین کو صبر جمیل بخشے اور آپ کی اولاد کو آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیٹلائٹ ڈش ٹریننگ کلاس

مکرم طلعت محمود ہنجرا صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 9 جون 2013ء کو احمدیہ بیت الذکر حافظ آباد میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد کی صدارت میں سیٹلائٹ ڈش ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد نے سیٹلائٹ ڈش ٹریننگ کے سلسلہ میں ایک لیکچر دیا۔ بعد میں مکرم مہمان خصوصی نے نصائح کیں۔ اور دعا کروائی اس پروگرام میں 70 افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد گوندل صاحب آف یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک 375/T.D.A احمد آباد ضلع لیہ حال مقیم دارالصدر غربی قمر ربوہ مورخہ 6 جولائی کو بعمر 89 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 8 جولائی 2013ء کو مکرم فضل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت مولابخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج، کم گو اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ 375/T.D.A احمد آباد لیہ کے دس سال تک صدر جماعت رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5/اگست 2013ء

- 1:00 am الاسکا۔ڈسکوری پروگرام
- 1:30 am پریس پوائنٹ
- 2:35 am درس القرآن 4فروری 1997ء
- 4:10 am خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
- 5:15 am عالمی خبریں
- 5:35 am تلاوت قرآن کریم
- 6:25 am درس القرآن 4فروری 1997ء
- 8:05 am تلاوت قرآن کریم
- 8:55 am خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
- 9:55 am ریئل ٹاک
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
- 12:05 pm الترتیل
- 1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
- 1:30 pm رمضان المبارک سپیشل
- 2:15 pm خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
- 4:00 pm درس القرآن 5فروری 1997ء
- 5:30 pm رمضان المبارک کی اہمیت
- 6:00 pm تلاوت قرآن کریم
- 6:15 pm الترتیل
- 7:00 pm بنگلہ پروگرام
- 8:00 pm سیرت النبی ﷺ
- 9:00 pm راہ ہدیٰ
- 10:30 pm الترتیل
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm رمضان المبارک سپیشل

6/اگست 2013ء

- 12:30 am خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
- 2:00 am درس القرآن 5فروری 1997ء
- 3:20 am درس رمضان المبارک
- 4:00 am تلاوت قرآن کریم
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:35 am درس القرآن 5فروری 1997ء
- 7:40 am تلاوت قرآن کریم
- 8:50 am خطبہ جمعہ 12/اکتوبر 2007ء
- 10:05 am سیرت النبی ﷺ
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 12:10 pm یسرنا القرآن
- 12:30 pm رمضان المبارک۔ایک مذاکرہ
- 1:00 pm ان سائیٹ
- 1:30 pm بائبل کے بارہ میں پیشگوئیاں
- 1:55 pm علم الابدان
- 2:45 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm درس القرآن 6فروری 1997ء
- 5:55 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 6:30 pm یسرنا القرآن
- 7:00 pm بنگلہ پروگرام
- 8:00 pm ریئل ٹاک
- 9:00 pm پریس پوائنٹ
- 10:05 pm نور مصطفویؐ
- 10:30 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm رمضان المبارک
- 11:45 pm تلاوت قرآن کریم

7/اگست 2013ء

- 12:45 am عربک سروس۔خطبہ جمعہ فرمودہ 2/اگست 2013ء
- 1:45 am ان سائیٹ
- 2:15 am درس القرآن 6فروری 1997ء
- 4:00 am علم الابدان
- 4:25 am تلاوت قرآن کریم
- 5:25 am عالمی خبریں
- 5:45 am نور مصطفویؐ
- 5:55 am رمضان المبارک۔مذاکرہ
- 6:25 am درس القرآن 6فروری 1997ء
- 8:10 am تلاوت قرآن کریم
- 9:05 am پریس پوائنٹ
- 10:20 am بائبل کے بارے میں پیشگوئیاں
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
- 12:00 pm الترتیل
- 12:30 pm المائدہ
- 1:05 pm ریئل ٹاک
- 2:05 pm سیرت النبی ﷺ
- 3:00 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm درس القرآن 8فروری 1997ء
- 5:40 pm تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
- 6:25 pm الترتیل
- 6:55 pm بنگلہ سروس
- 8:00 pm دینی و فقہی مسائل
- 8:30 pm کڈز ٹائم
- 9:00 pm فیتھ میٹرز
- 9:55 pm المائدہ
- 10:30 pm الترتیل
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm سیرت النبی ﷺ

8/اگست 2013ء

- 12:10 am تلاوت قرآن کریم
- 1:15 am دینی و فقہی مسائل
- 1:40 am کڈز ٹائم
- 2:15 am درس القرآن 8فروری 1997ء
- 3:45 am سیرت النبی ﷺ
- 4:35 am تلاوت قرآن کریم
- 5:30 am عالمی خبریں
- 5:45 am درس ملفوظات
- 5:55 am الترتیل
- 6:30 am درس القرآن 8فروری 1997ء
- 8:10 am تلاوت قرآن کریم
- 9:00 am حمدیہ مجلس
- 10:00 am فیتھ میٹرز
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 12:10 pm یسرنا القرآن
- 12:30 pm قرآن سب سے اچھا
- 1:00 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
- 2:10 pm اسلامی مہینوں کا کیلنڈر
- 2:45 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm درس القرآن 31دسمبر 1997ء
- 5:25 pm قرآن سب سے اچھا
- 6:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 6:40 pm یسرنا القرآن
- 7:00 pm خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
- 8:05 pm سیرت النبی ﷺ
- 8:40 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
- 9:00 pm فارسی سروس
- 9:30 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
- 10:35 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
- 11:40 pm تلاوت قرآن کریم

کوٹھی برائے فروخت
کوٹھی برقبہ 14مرلہ کارنر 4/5 دارالصدر غربی لطیف
چار بیڈروم، اٹیچ باتھ، کچن، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹور، سرونٹ کوارٹر وغیرہ
رابطہ: 0334-8015585,6213614

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم، ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097

ربوہ میں سحر و افطار 25 جولائی

انتہائے سحر	3:44
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25جولائی 2013ء

- 1:15 am دینی و فقہی مسائل
- 2:30 am درس القرآن 22جنوری 1997ء
- 5:50 am درس القرآن 22جنوری 1997ء
- 7:15 am دینی و فقہی مسائل
- 4:00 pm درس القرآن 23جنوری 1997ء

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ
بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10